



اسائنسنٹ

محمود نویسی میری زندگی کا لغب العین

کائنات میں (اللہ تعالیٰ نے کوئی ہیز بے مقصد بیدا نہیں) 3 - انسان اُس بارہ کو سمجھ کر اُس کی تخلیق بے مقصد نہیں) تو زندگی میں سنتی اور حاصلی جھوڑ کر محنت اور کوشش کرے۔ زندگی کا صفت صراحت آن حمید میں بیال ہے۔

”بے شک ہم نے جنور اور انسالوں کو صرف اپنی بھی عبادات کے لیے پیدا فرمایا۔“

لطف لغب العین سے صراحت زندگی کا صفت ہے۔ ایسا صفت جس کے لیے انسان دل و جان سے کوشش کرے صفت خاکہ کا صفت ہے۔ یہاں کامنا اور بیوی بیوں اور خاندان کے حقوق ادا کرنا۔ غربیوں اور مسلمانوں کی صد کرنا۔ سماں کا نصب العین صرف اطاعت (اللہ) ہونا چاہیے۔

النیاں کی بے مقدار زندگی ہے اور ایک ایسا نواب
کی صانند ہے جس کی کوئی تغیر نہیں) اور اسی سفر
جس کی کوئی منزل نہیں۔ انسان اگر دنیا کی طالبی
دنیلیوں میں گھوڑا رانی) زندگی کا مقدار ہوں جاتا ہے
انسان اس دنیا کو کھیل مانتا اور آرام و سکون کے
علاوہ اور کچھ نہیں سمجھتا۔ ایسے لوگوں کی زندگی نہ رف
لیتی ہے۔ جیکی زندگی دو صفات کے گرد گھوٹتی ہے
میری زندگی کا مقدار یہ ہے ذہن کی سفرانی
میں اسی لیے مسلمان میں) اسی لیے غمازی

جیکی زندگی کا مقدار ہے ذہن کی سفرانی اور سر بلندی
ہے۔ کیشیت (صلحاء) اسلامی تعلیمات کو فروع دیتا اور
خود ان پر کمل پیرا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور کوششی
کے لیے صراحت و سنت کی پیروی اور رضا کا الخ
کو دنیا کی پر حیز پر فوجت دیتا۔

**”اسے ایمان والو، اسلام میں بورے بورے
داخل بیو باو۔“**

یہی طرح اسلام میں داخل ہونا مطلب ہم اپنی زندگیوں کے تمام بیلوئے اور تقاضوں میں احکامات دینے سے عافل نہ ہو پائیں۔ (جی) کیم نے خرمایا اپنی زندگی میں یہی دلیل ہے جو ہمارا

اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ أَوْرَسُولُّمُ فِي سُنْتِ

اللّٰهُ رَحْمَٰنٌ نے اپنی مخلوق کے لیے ہریں طرزیات قانون و آئین زندگی اصول، نظام زندگی اور ہریں خابطہ حیات کے لیے اسلام کو لیں خرمایا ہے۔ اگر انسان اسلام کے مطالب (اپنی زندگی گزارے تو کامیابیاں قدم ہو دیں) اور زندگی میں کوئی صالوں نہیں ہو۔

"اور ہمارے لیے اسلام تو بطور دین پسند
کر لیا۔"

جی) زندگی کا صدقہ رہنی، تعلیمات کرنے کے اپنی زندگی گزارنا ہے۔ خوبی دنیا کے سو سو چھوڑ اور ان لوگوں کے شر سے بچوں، جنہوں کے ہذب کو کھیل کھاشا بنا کر خود کو تاپا کیوں کے سید کر دیا ہے۔

اسے لوگ جو اسلام سے ناقلوں میں (اور دنیا کی رنگلینوں میں) کھوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کو وعدہ سنائی ہے لہ بس طرح دنیا میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے غفلت بر قریب اسی طرح روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جوں با ہے کا۔ صدری کوئش اور مقدمہ سے کل خفوت اللہ ہو یا فوق العبار علم یہو یا اعل، جانت ہو یا محبت زندگی کا تبر عاصمہ حمل و ستر کے مطابق ہو۔ افسوس اس بار کا ہے یہاںی نوجوان نسل میں پرا ہے خود کا اختصار ہوتا ہے صخری ہندیب کے دل را دینے میں صخرن کو اپنے سے بیڑ سمجھتے ہوئے ان کی ہندیب اور طور طرفی اپناتے ہیں)۔

ایمی اصلت پر قیاس اقوامِ صرب سے کہ کر
خاصل ہے ترکیب میں مقومِ رسول پاشنی

صری زندگی کا دوسرا صفات پاکستان ہے۔ بوجھے

دل و بارا سے بیارا ہے۔ اپنی زندگی کا بیر کھے اسکام
اور مفہومی راستاں کے لیے صرف کرنا ممکن ہے
جسے مطالبہ نہماانا صلک و فتوح ہے سبھی رہ جلی ہے
اور اسی بڑی وجہ پر اسی طبقے کے لئے لڑائی بھگڑتے
ہیں۔ لیکن اس سب سے نقل کر ملک کی نجاء و سلامتی
زندگی و نوستاخی کے لیے اگر آئیں۔ صراحتاً ممکن ہے
کہ ملک کی نوستاخی کے لیے دل رات ایدی کر دوں
کلوں کل نوجھا۔ یعنی پر قوم کا پر اول دست بلوٹے ہیں۔

آڈائپے جسم جو دل ایسٹ بلقري طرح لبے دودیوار ہے لیکن یہ سہرا پا تو یہ

جو انسان اپنا نفس الصلیح جوں چاہتے ہیں) وہ اپنی زندگی
میں ناتامی اور ذلت کو مفتر بنا لیتے ہیں)۔ صنگر کے
کو شعنوں) سے اور اپنا انہیں (رہن خزان) کر کے
لہم اپنے ملک کو زندگی کی حیثیت دیا جس طرح اسکے
ہیں) لہم زندگی میں (بھال) ہی ہوں۔ لیکن کوئی ہوں
جس (بھی بالت میں) ہوں اپنا مفتونہ ہوں۔

سوال نمبر: 2 سیق کا خلاصہ

مولوی نزیر احمد

میں نے مولوی نزیر احمد کو صرف پایا جس سے بھروسہ تھی اُنہیں
بار دیکھا۔ وہ دلیل کے کھاری رہا تو کی کے معماں میں رہتے تھے
لہم سینف) ہائی اباؤ کے ساتھ ہی پہنچ نہ دیکھا۔ بلکہ برسفت
دار ٹھی) والے بذرگ سمجھتے ہیں۔ اباؤ سمل کر نوب روئے
انہوں نے میں ایک ایک اشوفی دی اور یہم کھل کو دیکھیں
لگ لئے۔ ہر ان کو دیکھنا ضمیم نہ ہوا۔ صراحت نزیر احمد
سادہ دل انسان تھے غرور و تکبر ان میں نام کرنے ہوا۔

نواب سرخراز علی خان بہت پیمار تھے۔ بہت علاج کرای
صادر شفاف نہ ہوئی۔ ان نے مولوی نزیر احمد کو نواب میں دیکھا
کہ ہر کوئی کوئی والو ہٹیں ہلو جاؤ۔ جسمو ایسا لوق بیڑی
لہو گئی۔ ایک روز صاحبو مولوی احسان اللہ نے آپ کو
لہنیاں میں نہ لوگئیں۔ جہاں میں سے صاف کروں تو وہ صافی یاد
کر کے آبدیدہ ہوئے۔ کہنے لگے جو نصان طالب علی میں بیرون
کی ایک چینگ میں رات رات فرش پر لہنیاں ٹھکائے بڑھا
کرتا ہتا۔ یہلے زخم ہیوئے اور پر کھٹ پر طلخ ر صاف نہیں ہوئے

پہلے کا بھرپور بھی فخر سے سناتے رہے میں صرف سہیت کرنی سوچاتے۔ صبح اگر دیر ہو جاتی تو ملا ایک لات رسید کرتے اور لڑکہتے بات تدوین میں بھی بھو جاتی۔ روٹی لینے کے لئے صولوی عبد القادر کو رکنا جانا یوں تو اس کے علاوہ جو کام لیے جاتے گے بس میں ان کی بیٹی کو کھلانا جو شامل ہتا۔ بیٹجی بڑی ہو جاتی اور صاریحی بیٹی رہتی ہے۔ فوراً کا کرنا دیکھی کہ بیٹجی بڑی ہو کر صولوی صدایں کر کر بیوی بنی۔ صولوی صاحب بہت خلدور انسان تھے۔ زندگی صفائی میں کافی تھی لیکن سی شہمی مدرسے تھی۔ یہاں تک کہ سرال والوں سے بھی صادر نہ کی۔ سرید احمد ناں ان سے پیس بائیں سال بڑے تھے۔ صولوی نے راجہ دار کی بڑی عزت کرتے تھے۔ علی صولوی صاحب سرید کے ساتھ لاپتے تھے۔ علی کو تھوڑی مہم ریسالہ میں وہ سرید کے بیٹے کا رآمد ناہیں یہو کو صولوی نے راجہ احمد اردو میں کی بنیں فرزی میں بھی کمال تھے۔ فراآن جیسے کا ترجمہ کیا اور ان کا مام میں اڑھائی سال تھے۔ سب کتابیں دوسروں کے لئے تھیں یہ ترجمہ اپنے لیے کیا کہ تھی تو سئہ آخرت ہے۔